50660 ـ رمضان المبارك شروع ہونے سے قبل والدين سے اختلاف كرنے والے شخص كو آپ كيا نصيحت كرتے ہيں ؟

سوال

ايسے شخص كے بارہ ميں كيا حكم ہے جس نے رمضان المبارك كے روزے شروع كر ديے ليكن گھريلو اخراجات كے بارہ ميں اپنے والدين كے ساتھ اس كا اختلاف ہے كيونكہ والدين وہ ان اخراجات ميں منصانہ برتاؤ كے ساتھ شركت نہيں كرتے حالانكہ وہ تعاون كرنے كى استطاعت بھى ركھتے ہيں ؟

پسنديده جواب

الحمد لله.

اللہ سبحانہ وتعالى نے والدين كے ساتھ حسن سلوك كرنا واجب اور ان كى نافرمانى سے منع فرمايا ہے، اور حكم ديا ہے كہ والدين كے ساتھ نيكى اور بھلا برتاؤ كيا جائے، اور يہ سب كچھ كتاب اللہ اور سنت نبوى ميں واضح طور پر بيان كيا گيا ہے.

اس كى تفصيل ديكھنے كے ليے آپ سوال نمبر (22782) كے جواب كا مطالعہ ضرور كريں.

اور پھر بھوك اور پياس كى وجہ سے روزے مشروع نہيں كيے گئے، بلكہ اللہ سبحانہ وتعالى نے روزے كى مشروعيت كى عظيم حكمت اور بہت جليل فائدہ ذكر كيا ہے كہ اس روزے كے ساتھ بندہ اللہ سبحانہ وتعالى كا تقوى حاصل كرتا ہے.

اللہ سبحانہ وتعالى نے اس كى حكمت بيان كرتے ہوئے فرمايا:

اے ايمان والو! تم پر اسى طرح روزے فرض كيے گئے ہيں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض كيے گئے تھے تا كہ تم تقوى اور پرہيزگار بن جاؤ البقرة (183).

اور تقوى اللہ تعالى كى اطاعت و فرمانبردارى اور معصيت و گناہ كے ترك كا نام ہے.

اور يہاں پر رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے يہ خبر بھى دى كہ بہت سے لوگ روزے سے سوائے بھوك اور پياس كے كچھ حاصل نہيں كر پاتے، فرمان نبوى صلى اللہ عليہ وسلم ہے:

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" بہت سے روزہ دار ایسے ہیں جس کا روزہ سوائے بھوك کے کچھ نہیں اور بہت سے قیام کرنے والے ایسے ہیں جنہیں رات بیداری کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوتا "

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (1690) اور ابن حبان رحمہ اللہ تعالی نے اسے صحیح قرار دیا ہے دیکھیں صحیح ابن حبان (8 / 257) اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی بھی اسے صحیح الترغیب (10 / 83) میں صحیح قرار دیا ہے.

اور ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" بہت سے روزہ داروں کو روزہ میں صرف بھوك اور پیاس ہی حاصل ہوتی ہے، اور بہت سے قیام کرنے والوں کو صرف رات بیداری کے علاوہ کچھ حاصل نہیں ہوتا "

اسے طبرانی نے الکبیر (12 / 382) نے روایت کیا ہے، اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح الترغیب و الترھیب حدیث نمبر (1084) میں صحیح قرار دیا ہے.

اور جیسا کہ ایك مسلمان شخص کو والدین میں سے کسی ایك یا دونوں کو پا کر جنت میں دخول کے سبب کی فرصت اور موقع حاصل کرنا چاہیے، اسی طرح اسے رمضان المبارك کو اپنی توبہ اور استغفار اور معافی کا باعث اور سبب بنانا چاہیے، اس کے پاس توبہ کے لیے رمضان فرصت ہے وہ اپنے رب کے سامنے توبہ و استغفار کر کے جنت میں داخل ہونے کی کوشش کرے.

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایك بار رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑھے اور فرمایا: آمین، آمین، آمین.

صحابہ کرام نے عرض کیا اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ منبر پر چڑھے تو آپ نے آمین، آمین، آمین، کہا.

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے:

میرے پاس جبریل امین علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا: جس نے رمضان المبارك کا مہینہ پا لیا اور اسے بخشا نہ گیا تو وہ جہنم میں داخل ہو گیا، اور اللہ تعالی نے اسے دور کردیا، آپ آمین کہیں، تو میں نے آمین کہا، پھر انہوں کہا: جس نے اپنے والدین یا ان میں سے ایك کو پا لیا اور ان کے ساتھ حسن سلوك نہ کیا اور اسی حالت میں فوت ہو گیا تو وہ آگ میں داخل ہوا اور اللہ تعالی نے اسے دور کر دیا، آپ آمین کہیں، تو میں نے آمین کہا، جبریل امین فرمانے لگے: جس کے پاس آپ کا نام لیا جائے اور وہ آپ پر درود نہ پڑھے اور وہ مر گیا تو آگ میں جائے گا، تو اللہ تعالی

نے اسے دور کر دیا، آپ آمین کہیں، تو میں نے آمین کہا"

اسے ابن حبان (3 / 188) نے روایت کیا ہے، اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح الترغیب و الترھیب حدیث نمبر (1679) میں صحیح قرار دیا ہے.

خلاصہ:

آپ پر واجب ہے کہ اپنے والدین کو خوش رکھنے کی کوشش کریں، چاہے وہ آپ کو آپ کی استطاعت اور طاقت سے زیادہ کام کرنے کا کہیں، کیونکہ اگر آپ اس پر صبر کرینگے اور اجروثواب کی نیت رکھیں گے تو ان شاء اللہ تعالی آپ کے لیے رزق کے دروازے کھول دے گا، اور اہل و عیال پر نفقہ کے مال طلب کرنے کو محسوس کرنے کی کوئی ضرورت نہیں، اور خاص کر جب آپ کے والدین نے آپ سے مال حرام کام اور معصیت کے ارتکاب کے لیے طلب نہیں کیا تو یہ کوئی برا کام نہیں.

ہاں یہ ممکن ہے کہ ۔ اگر وہ استطاعت رکھتے ہیں ۔ ان کے ساتھ اچھے اور بہتر طریقہ اور احسن اسلوب کے ساتھ بات کی جائے، اور آپ انہیں اپنی ضرورت سمجھائیں کہ آپ اس سے زیادہ مال دینے کی طاقت نہیں رکھتے، اور اسی طرح آپ پر واجب ہے کہ آپ ان کا تعاون کریں اور اگر وہ محتاج ہیں تو اپنی استطاعت کے مطابق ان پر خرچ کریں.

اور رمضان المبارك تو آپ کے لیے اصلاح کی فرصت ہے آپ والدین کے ساتھ صلح کریں، اور پھر رمضان تو اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی فرصت ہے اور رمضان المبارك میں سخاوت کرنا زیادہ اجرو ثواب کا باعث ہے اور اپنے اہل و عیال پر خرچ کرنا بھی اسی میں شامل ہے جیسا کہ حدیث میں ہے:

حکیم بن حزام رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" اوپر والا (دینے والا) ہاتھ نیچے (لینے) والے ہاتھ سے بہتر ہے، اور آپ اپنی عیالت میں رہنے والوں سے شروع کریں، اور بہترین صدقہ غی و مالداری کے بعد ہے... "

صحیح بخاری حدیث نمبر (1428) صحیح مسلم حدیث نمبر (1034)

لہذا آپ خرچ کریں اور اللہ تعالی کے ہاں اجروثواب کی نیت رکھیں، اور اس پر خوش ہو جائیں تو آپ کے رب کے پاس آپ کے لیے ہے.

واللہ اعلم .